سوال

(127) کیا بیوی کا دودھ پینے سے طلاق ہوجاتی ہے؟

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

زید نے اپنی بیوی کا دودھ پی لیا اور اس وجہ سے بیوی کو اپنے اوپر حرام جان کر طلاق دے دی پھر ایام عدت میں ایک مولوی کے کہنے سے یا اپنے ہی طور سے جماع کر لیا پس کیا بیوی کا دودھ پی لینے سے زید پر اس کی بیوی حرام ہوگئی؟ اور کیا حرام سمجھ کر دی ہوئی طلاق شرعا معتبر ہوگی اگر معتبر ہوگی کیا زید کا عدت کے اندر رجوع کر لینا درست اور صحیح ہوا۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

زید پر اس یک بیوی حرام نہیں ۔ حرمت رضاعت اس وقت ثابت ہوتی ہے جب بچہ مدت رضاعت یعنی : دوبرس کی عمر کے اندر کسی عورت کا دودھ پی لے ۔ دوبرس کی عمر کے بعد دودھ پینے سے حرمت نہیں ثابت ہوتی آں حضرت ﷺ فرماتے ہیں انما الرضاعة من الجماعة (بخاری) لایحرم من الرضاع إلا مافتق الامعاء فی الثدی (ترمذی) عن ابن عباس قال : لارضاع الاماکان فی الحولین (دار قطنی) وغیرہ ۔ لیکن شوہر کے لیے احتیاط اس میں ہے کہ بیوی کا دودھ نہ پیئے کیوں کہ سلف میں حضرت عائشہ اور امام داود علامہ ابن حزم ظاہری وغیرہ حضرت سالم مولیٰ ابی حذیفہ کے واقعہ سے استدلال کرتے ہوئے رضاعت کبیر کے قائل ہیں پس ورع واحتیاط کا تقاضا یہ ہے کہ اس سے قطعی پرہیز کیا جائے ۔

صورت مسؤلہ میں زید کی بیوی پر طلاق واقع ہوگئی اس کی اس مسئلہ سے ناواقفی ولاعلمی وقوع طلاق سے مانع نہیں ہوگی ۔

واما شرط الطلاق علی الخصوص فشیئان أحدہما : قیام القید فی المرأة نکاحا وعدة والثانی : قیام حل محل النکاح حتی لو حرمت بالمصاہرة بعد الدخول بہا حتی وجبت العدة فطلقہا فی العدة لم یقع لزوال الحل واذا طلقہا ثم راجعہا یبقی الطلاق وإن کام لایزل الحل والقید فی الحال (البحر الرائق 63/2)

اگر زید نے طلاق رجعی دی تھی تو رجوع کرنا درست ہوا اور اگر طلاق بائن دی تھی تو رجوع کرنے سے اس کی مطلقہ اس کی زوجیت میں واپس نہیں آئی اور یہ رجوع کرنا لغو ہے ۔ ہاں اگر یہ مطلقہ راضی ہو تو نکاح جدید کے ذریعہ اس کو اپنی زوجیت میں لاسکتا ہے

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ شیخ الحدیث مبارکپوری

جلد نمبر 2 ۔ کتاب الطلاق

صفحہ نمبر 271

محدث فتویٰ